بیٹی کے نام

حورا خانم، ذرا لینا۔ اس خط کو جلدی سے پڑھ لو۔ پھر تم کو کھیل سے فرصت نہ ملے گی اور میں اپنے کام میں لگ جاؤں گا۔ بیٹی! اگر میں یہ سنوں کہ تم نے لکھنا ناغہ نہیں کیا تو جی کیسا باغ باغ ہو۔ مگر یہ امید کہاں ہے۔ جب تک میں تقاضا نہ کروں تو تم خیال کرتی ہو۔ میری حورو! پڑھو تو اپنے شوق سے پڑھو۔ لکھو تو اپنے شوق سے لکھو۔ اب تم بارہ برس کی ہوئیں۔ وہ وقت قریب آیا کہ تم پرائے گھر کی بنو گی۔ کچھ لیاقت نہ ہوئی تو ناک کٹ جائے گی۔ لوگ کیا کہیں گے۔ لکھنے پڑھنے والے باپ کی اکلوتی بیٹی اور قابلیت خاک نہیں۔ میرا کچھ بھی نہیں بگڑے گا۔ جی تمھارا جلے گا، اس واسطے جہاں تک ہو سکے، ہر وقت سینے پرونے، کھانے پکانے، لکھنے پڑھنے میں دھیان رکھو۔ کھیل تماشے کا زمانہ ختم ہوا، اب اور وقت آرہا ہے۔

اری بنّو! سمجھ تو سہی، میں نے کہا، اس میں میری غرض کچھ نہیں ہے۔ جو ہے تیرے ہی فائدے کی بات ہے۔ سب کو آداب وسلام، دعا پیار۔

حسن نظامی

مشق

(الف) نیچے دیے ہوئے سوالات کے جوابات لکھیے:

۱- مولوی عبدالحق نے مُسلم کو اپنے خط میں کیا نصیحت کی؟

۲- خواجہ حسن نظامی نے بیٹی کو لکھنے پڑھنے کے بارے میں کیا نصیحت کی ہے؟

۳- خواجہ صاحب نے بیٹی کو لکھنے پڑھنے کے علاوہ اور کون کون سے کام کرنے کی نصیحت کی؟

(ب) اسم فاعل سے اسم مفعول بنائیے۔ (مثلاً: قاتل سے مقتول)

حاکم- ظالم- جابر- شاید- ناظم- حامد- کاتب- ساجد- خادم- طالب- عامل

(ج) آپ اپنے کسی دوست کو ایک دل چسپ خط لکھیے۔